© rasaleojarida.com

حدود قوانین اور ,محدث،

’محدث‘ جون ۲۰۰۶ء کا مستقل شمارہ حدود قوانین کے خلاف میڈیا مہم کے جوابات پر مشتمل تھا جبکہ گذشتہ شمارے میں تفصیل سے حکومت کی مجوزہ ترامیم پر شرعی وقانونی نقطہ نظر پیش کیا گیا زیر نظر شمارے میں شائع ہونے والا جائزہ دراصل اس بل کا ہے جو ۲۱ راگست کو باقاعدہ قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور اسے مجلس عمل نے پھاڑ کر اس پر بحث کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ اس جائزے کو جماعت اسلامی کے ویمن کمیشن نے کتابچے کی شکل میں شائع کر کے سلیکٹ کمیٹی کی پیش کردہ ترامیم کے دن (پیر ۳ر ستمبر کو) قومی اسمبلی میں ہر ڈیسک پر تقسیم کیا جس سے اس بل کے حامی اراکین اسمبلی میں کافی ہلچل مچی اور متحدہ مجلس عمل نے اسے اپنا باضابطہ موقف بنا کر حکومت سے بل میں ان تمام اصلاحات کا مطالبہ کیا جو تاحال برقرار ہے۔

بعد میں یہی مضمون مزید ترامیم کے ساتھ روزنامہ ’نوائے وقت‘ میں قسط وار (٦ تا ۹ ستمبر) شائع ہوا، پھر روزنامہ ’انصاف‘ لاہور اور روزنامہ ’اُمت‘ کراچی نے ۱۱ر ستمبر کو خصوصی ایڈیشن کے طور پر اسے رنگین صفحات پر شائع کیا، انگریزی اخبارات میں بھی اس کا انگریزی ترجمہ چھپا اور اب یہ مزید اصلاحات وحواشی کے ساتھ ’محدث‘ کے صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔

محدث کی اس موضوع پر خصوصی کاوشوں کے نتیجے میں مدیر ’محدث‘ سے چودھری شجاعت حسین نے ملاقات کی اور دورانِ ملاقات ہی وفاقی وزیر قانون وصی ظفر کو ان خلافِ اسلام نکات کو حذف کرنے کی ہدایت کی اور یہ تقاضا کیا کہ ان خلافِ اسلام ترامیم کی ایک مختصر فہرست بھی تیار کر دی جائے، یہ فہرست محدث کے صفحہ نمبر ۱۲ پر طبع شدہ ہے۔ ۱۳ر ستمبر کی شام امریکی قونصلیٹ برائن ہنٹ نے لاہور میں آپ کو دعوت دی جہاں امریکی محکمہ خارجہ کے آفیسرز اور امریکہ سے ہی آنیوالی خواتین کی ایک مجلس میں حدود بل پر ان کے اعتراضات کے جوابات دیے گئے۔ مزید برآں محدث کے ان مضامین کے مطالعے کے بعد وزیر مذہبی اُمور اعجاز الحق نے بھی مدیر اعلیٰ محدث کو حکومت کی طرف سے علما کمیٹی میں شرکت کی دعوت دی۔

الحمد للہ مذہبی جماعتوں، علماے کرام، دینی اداروں کی پرزور مساعی اور چودھری برادران کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ سردست پاکستان اس خطرناک بل سے محفوظ ہوگیا جس کے ذریعے پاکستان

© rasaileJarald.com

میں زنا کاری کو قانونی جواز دینے اور عملاً خواتین پر مزید ظلم وزیادتی کی سازش ہو رہی تھی۔

تا دمِ تحریر تو عام تاثر یہی ہے کہ حدود قوانین میں ترامیم کے بل کا معاملہ اب سرد ہو چکا ہے خدانخواستہ اگر اسے دوبارہ کسی شکل میں اسمبلی میں لایا جاتا ہے تو اس میں ان تمام نکات کا خاتمہ کرنا ضروری ہوگا جس کی فہرست صفحہ ۱۲ پر موجود ہے۔ کم از کم وہ تین ترامیم جو پاکستان کے سرکردہ علما نے پیر ۱۱ ستمبر کو تجویز کی ہیں اور حکومت نے چودھری برادران اور سردار نصر اللہ دریشک کے توسط سے اُنہیں بل میں شامل کرنے کا وعدہ کیا ہے لیکن اس کے بعد اُنہیں بدھ ۱۳ ستمبر یا قومی اسمبلی کے کسی بھی اجلاس میں تاحال شامل نہیں کیا گیا، اور ابھی تک ان ترامیم کو نظر انداز کر کے محض ان علما کے اتفاق کو زیادہ سے زیادہ مشتہر کیا جارہا ہے جن کے بارے میں ایک طرف انہی علما کا یہ کہنا ہے کہ حکومت نے ان ۳ ترامیم کے اصل متن میں بھی تحریف کر لی ہے جبکہ حکومت بھی یہ امر تسلیم کر کے اسے ترجمہ کی غلطی باور کرا رہی ہے اور دوسری طرف ان علما کا موقف یہ بھی ہے کہ ان ترامیم کی حیثیت صرف بنیادی اُصولی نکات کی ہے، اگر حکومت اُنہیں تسلیم کرتی ہے، تب وہ بل کا مزید جائزہ بھی لیں گے لیکن اس سیاسی پروپیگنڈے کے بعد اب ممتاز علما کو ویسے ہی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف مجلس عمل کا موقف ان تین ترامیم کے بارے میں ۱۱ ستمبر سے ہی یہ ہے کہ جب تک حکومت اُنہیں بل میں شامل کر کے نہیں دکھاتی، اس وقت تک وہ ان ترامیم کے بارے میں کوئی واضح موقف رکھنے کی پوزیشن میں نہیں، اس لئے اس بل کو فی الوقت مؤخر کر دیا جائے۔ مزید برآں پی پی پی اور ایم کیو ایم اس بل میں کسی بھی ترمیم کے بعد اس کی حمایت کرنے پر آمادہ نہیں۔

یہی وہ حالات ہیں جن کے بعد حکومت کو تا دمِ تحریر اپنی وعدہ شدہ ترامیم پر کسی سیاسی جماعت کی حمایت بھی میسر نہیں۔ ممکن ہے، اس سے حکومت نے کئی سیاسی مفادات حاصل کئے ہوں لیکن کم از کم اس جنگ کے نتیجے میں ایک غیر اسلامی بل متنازعہ ہو گیا جس پر ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ایک مسلمان کے لئے کتاب وسنت کا تحفظ ہی اہم ترین امر ہے!!

حدود قوانین پر حالیہ بحث مباحثہ، میڈیا ٹرائل، اعتراضات اور ان کے جوابات، انٹرویوز، مجوزہ ترامیم اور ان پر ردِّعمل وغیرہ پر مشتمل ادارہ 'محدث' کی مستقل کتاب اشاعتی مراحل میں ہے، شائقین ڈیمانڈ بھیج سکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com